السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ امام مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، جب دوسرا مقتدی آن کرملا توامام دونوں پاؤں اُٹھا کرداسہ پر جا کھڑا ہوا۔ مولانا اسمٰعیل صاحب قدس سرہ نے درس عام میں فرمایا تھا کہ اگر امام کا نماز میں پاؤں اٹھے تو نماز جاتی رہے گی۔ پس درصورت مرقومہ بالا نماز رہی یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ اگر امام ایک یا دوقدم آگے بڑھ گیا، تو نماز نہیں جاتی، جیسا کہ عالمگیری میں ہے۔ ۱ لومشی فی صلوتہ مقدار صف واحد لم تفسد صلٰوتہ ولوکان مقدار صفین ان مشی دفعة واحدة فسدت صلوتہ وان مشی الی صف ووقف ثم الی صف لاتفسد کذافی فتاوٰی قاضیخاں اوراشعة اللمعات شرح مشکوٰة میں مرقوم ہے۔

ترجمہ: اگر نمازی کی حالت میں ایک صف کے برابر چلے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دوصف کے برابر ایک ہی دفعہ چلے تو نماز فاسد ہوجائے گی اور ایک صف کے برابر چل کر ٹھہر جائے پھر ایک اور صف آگے بڑھ جائے تو بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔

۲ وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نماز میں مشغول ہوتے اور دروازہ بند ہوتا، میں آکر دروازہ کھٹکھٹاتی، تو آپ چند قدم چل کر دروازہ کھول دیتے اور پھر اپنے جائے نماز پر واپس چل جاتے، مکان کا دروازہ قبلہ کی طرف تھا۔ یعنی آگے بڑھنے اور واپس آنے میں منہ قبلہ ہی کی طرف رہتا اور مکان تنگ تھا۔ یعنی ایک دوقدم چلتے تھے، اور ظہیریہ میں ہے کہ اگر سورج بادل سے نکل آئے اور گرمی زیادہ ہوجائے۔ تو سایہ کی طرف نمازی ایک دوقدم چل کر جاسکتا۔ واللہ اعلم

پس طلب کردوم کشان دررافمشی ففتح لی پس راہ رفت آنحضرت پس بکشاد دررابرائے من یعنی ازاں جاکہ برائے نماز ایستادہ بودقدمے چند زدد بکشاددررا ثم رجع الیٰ مصلاہ پستر بازگشت بجائے کہ نماز میں گذاردد ذکرت ان الباب کان فی القبلة وذکر کروعائشہ کہ درخانہ بوددرجانب قبلہ یعنی تردآمدن آنحضرت بکشادن درتحول از قبلہ لازم نیامد بر گشتن بمصلا باز پس رفتن بود پس درآمدن وبرگشتن استقبال قبلہ بحال خود بود، ونیز گفتہ اند کہ خانہ تنگ بودو گنجائش زیادہ بریک دوخطوہ نداشت رواہ احمد وابوداوٗد والترمذی وروی النسائی نحوہ دنیز نقل از خلاصہ کردہ است کہ اگر مردے امامت می کندیک کس راو درین میان ثالثے درآمد داقتداء کرد وپشتر رفت، اگر مقدار آنچہ میان صف اول وامام می باشد رفت فاسد نمی گردو، ونیز اگر درنماز مشی کند، اگر مقدار صف واحد رود فاسد نمی گردد، واگر مقدار وصف رود بدفعہ واحد فاسد می گردد واگر مشی مقدار ایک صف گردآبایستاد وبازتاصف دیگر رفت باز بایستاد فاسد نمی شود واز فتاوٰی ظہیریہ آوردہ است، کہ مختار آن است، کہ اگر بسیار گردد فاسد است دور حاشیہ شمنی بعلامت ظہیریہ نوشتہ است، کہ اگر نماز درتاب درآمد گرمی آن ایذامی کند اگر بجانب سایہ رود بقدر دد گام فاسد نہ کردد، کذافی المشکوٰة داشعة اللمعات، تصنیف شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ۔

اور فرمانا مولانا محمد اسماعیل صاحب محدث علیہ الرحمة کا بجا اور راست ہے۔ مطلب ان کے بیان کا یہ ہے، کہ ایک دوقدم سے زیادہ اگر امام آگے بڑھے، تو نماز فاسد ہے، اور ایک دوقدم عفو میں داخل ہے جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری اور مشکوٰة شریف اور اشعة اللمعات سے واضح ہوچکا ہے، واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 49-50

محدث فتویٰ